علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ کراچی

فہرست مضامین

(گامزن) نہ ہوں وہ اس کاروادر انکار نہ کریں (بلکہ اس کو دیکھ کر) خاموش رہیں۔ اسی کو رواج کہا جاتا ہے۔

قَرْنِیْ کا مفہوم

اور کلمہ "خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ" (میری امت میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں) جو کہ پہلی حدیث میں آیا ہے، اس سے بھی یہی معنی حاصل ہوتے ہیں کیونکہ "خیریت" کی نسبت "قَرْنِیْ" کی طرف کرنے سے عرف میں یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ اس قرن (زمانہ) کی مروجہ رسمیں اچھی ہی ہوں گی، یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس زمانہ کے لوگوں میں سے ہر فرد کا ہر فعل خیر (اچھا و نیک) ہی ہوگا۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ "محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ میں شاہجہاں آباد (دہلی) کے لوگ فضول خرچ تھے" تو اہل زبان اس سے یہی سمجھیں گے کہ دہلی والوں میں شادی، غمی (ماتم)، اکل و طعام اور لباس و مکانات کے سلسلہ میں جو رسمیں (اس زمانہ میں) مروّج تھیں ان میں فضول خرچی پائی جاتی تھی، اگرچہ ان میں سے بعض اِکّادُکّا لوگ ان مذکورہ رسموں سے بچے ہوئے ہوں، یا گنوار لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو شہر دہلی میں سکونت رکھتی تھی وہ ان مذکورہ رسموں سے اجتناب کرتی ہو، اور اسی اجتناب کی وجہ سے اور ان رسموں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان لوگوں کو اس زمانہ میں طعنے دیئے جاتے ہوں اور ملامت کی جاتی ہو۔ چنانچہ جملہ ثُمَّ یَظْهَرُ الْکَذِبُ (جھوٹ پھیل جائے گا) جو اسی مذکورہ بالا حدیث کی سنن نسائی والی روایت میں آیا ہے اس معنی کی واضح دلیل ہے، کیونکہ ثُمَّ یَظْهَرُ الْکَذِبُ (پھر جھوٹ ظاہر ہوکر پھیلے گا) فرمایا؛ ثُمَّ یُوْجَدُ الْکَذِبُ (پھر جھوٹ پایا جائے گا) نہیں فرمایا پس اس کلمہ

سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرونِ ثلثہ[۱] اور بعد کے دیگر تمام زمانوں میں ظہورِ کذب یعنی جھوٹ پھیل جانے کا فرق ہے یعنی بعد کے زمانوں میں جھوٹ پھیل جائے گا اور قرون ثلاثہ میں نہیں پھیلے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرون ثلاثہ میں جھوٹ ہوگا ہی نہیں یا ان بابرکت تین زمانوں (قرون ثلاثہ) میں کوئی شخص جھوٹ بولے گا ہی نہیں۔ (بلکہ یہ مطلب ہے کہ ان تین زمانوں میں جھوٹ عام نہیں ہوگا جیسا کہ بعد کے زمانوں میں ہوگا)۔

نیز یہ بات رئیس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کے اُس فتوے کی رو سے بھی ثابت ہوتی ہے جس میں آپ نے استمداد کو مُردوں سے دعا کرنے اور مراد طلب کرنے کے معنی میں لے کر بدعت کی قسم میں شمار کیا ہے، حالانکہ استیعاب کے مصنف (علامہ ابن عبدالبرؒ) نے روایت بیان کی ہے کہ حضرتِ عمر رضؓ کے زمانہ میں ایک اعرابی (بدو، گنوار) نے جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزارِ مبارک سے بارش برسنے کی دعا (دعائے استسقاء) کی تھی۔ اب دیکھئے، حالانکہ یہ کام اس مبارک زمانہ (قرنِ خیر) میں واقع ہوا، لیکن چونکہ اس اعرابی کا کام اور فعل اس قرن میں مروج نہیں تھا لہٰذا بدعت شمار ہوا[۲]۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مُحدَث (نئی نکالی ہوئی چیز یا بدعت) اس کو کہتے ہیں جو جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت زمانہ میں نہ تو خود وجود میں

---

[۱] قرون ثلاثہ عہد رسالت اور عہد صحابہ اور عہد تابعین و تبع تابعین کو کہتے ہیں ۱۲ مترجم

[۲] یعنی اسکو امت محمدیہ نے بدعت شمار کیا۔ کیونکہ اس بابرکت عہد کے لوگوں نے اس کام کو پسند نہیں کیا۔ اگر یہ کام اس عہد کے لوگوں میں رواج پالیتا تو بدعت شمار نہ ہوتا ۱۲ مترجم